قواعد موسیقی پر قرآن پاک کی تلاوت سیکھنا

مجیب: ابوصدیق محمد ابوبکر عطاری

فتوی نمبر: WAT-1491

تاریخ اجراء: 21 شعبان المعظم 1444ھ/14 مارچ 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

قرآن کریم کی تلاوت اچھے انداز میں سیکھنے کے لئے فن سر و قواعد موسیقی کا سہارا لیا جانے لگا ہے، اس بارے میں کیا حکم شرع ہے، کیا قرآن کی تلاوت اوزان موسیقی پر کر سکتے ہیں؟ اور ایسی تلاوت سن کر داد دینا کیسا؟ نیز ہم جیسے بھی خوش الحانی سے تلاوت کریں وہ کسی نا کسی سر و وزن سے تو ضرور ٹکرائے گی اس کا کیا حکم ہے؟ نیز قرآن کو اپنی آواز سے زینت دینے کا حکم ہے وہ کیسے ہو گا اس کی کسی حد تک اجازت ہو گی؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قرآن عظیم کی تلاوت بالقصد قواعد موسیقی پر کرنا کہ قاعدے و وزن کی رعایت میں بے جگہ مد یا حرکت یا غنہ یا کوئی حرف وغیرہا بڑھانا، یا گھٹانا، غرض کسی طرح بھی ہیئت نظم قرآنی کو بدلنا ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، اور ایسی تلاوت سن کر اس کی تحسین کرنا، داد دینا، سبحان اللہ، ماشاء اللہ وغیرہ کہنا اور زیادہ سخت حرام ہے۔

البتہ! کسی کی قرائت اگر بلا قصد اوزان موسیقی میں سے کسی وزن کے موافق نکلے تو اصلا حرج و الزام نہیں۔

رہا قرآن عظیم کو آواز سے زینت دینا اور خوش الحانی سے پڑھنا جس میں لہجہ خوشنماد لکش پسندیدہ، دل آویز، غافل دلوں پر اثر ڈالنے والا ہو، اور اس کے علاوہ کوئی اور خرابی بھی نہ ہو، غرض طرز ادا میں تبدیل و تحریف کی کوئی صورت پیدا نہ ہوتی ہو تو ایسی خوش الحانی بیشک جائز و مرغوب بلکہ شرعا محبوب و مندوب بلکہ شدید تاکید کے ساتھ مطلوب، زمانہ صحابہ و تابعین و ائمہ دین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین سے آج تک اس کے جواز و استحسان پر اجماع علماء ہے۔

امام اہل سنت شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اس مسئلہ کی تحقیق فرماتے ہوئے فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "قرآن عظیم خوش الحانی سے پڑھنا جس میں لہجہ خوشنماد لکش پسندیدہ، دل آویز، غافل دلوں پر اثر ڈالنے والا ہو، اور معاذ اللہ رعایت اوزان موسیقی کے لئے ہیئت نظم قرآنی کو بدلا نہ جائے، مدود کا مقصور، مقصور کا ممدود نہ بنایا جائے،

حروف مد کو کثیر فاحش کشش جسے اصطلاح موسیقیان میں تان کہتے ہیں نہ دی جائے زمزمہ پیدا کرنے کے لئے بے محل غنہ ونون نہ بڑھا جائے، غرض طرز ادا میں تبدیل و تحریف راہ نہ پائے بیشک جائز و مرغوب بلکہ شرعاً محبوب ومندوب بلکہ بتاکید اکید مطلوب اعلٰی درجہ کی زمانہ صحابہ و تابعین وائمہ دین رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے آج تک اس کے جواز واستحسان پر اجماع علماء ہے۔ صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ما اذن اللہ لشیئ ما اذن لنبی حسن الصوت یتغنی بالقراٰن یجھر بہ، رواہ الائمۃ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ اللہ تبارک وتعالٰی کس چیز کو ایسی توجہ ورضا کے ساتھ نہیں سنتا جیسا کسی خوش آواز نبی کے پڑھنے کو جو خوش الحانی سے کلام الٰہی کی تلاوت باآواز کرتا ہے۔(ائمہ کرام مثلاً امام احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے اس کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر اس کے ساتھ اگر اس کی قراءت بلاقصد اوزان موسیقی سے کسی وزن کے موافق نکلے تو اصلاً حرج والزام نہیں حتی کہ نماز میں بھی ایسی تلاوت جائز وحسن ومستحسن ہے۔

علامہ خیر الملۃ والدین رملی استاذ صاحب درمختار کے فتاوٰی خیریہ لنفع البریۃ میں ہے: "سئل فی امام یقرأ فی الجھریات بصوت حسن علی القواعد المقررۃ عند اھل العلم بحیث لا یخل بحکم من احکام القراءۃ لکن یصادف ان یخرج قراءتہ علی طبق نغم من الانغام المقررۃ فی الموسیقی من غیر لحن وتطریب ھل یجوز ذٰلک؟ واذا قلتم بالجواز ھل یکرہ ام لا؟ اجاب: نعم یجوز ذٰلک ولا یکرہ، اذ تحسین الصوت بالقرأۃ مطلوب کما صرح بہ المحقق ابن الھمام فی فتح القدیر وقال فی البحر نقلا عن الخلاصۃ وتحسین الصوت لا باس بہ من غیر تغن وفی التبیان فی آداب حملۃ القراٰن اجمع العلماء رضی اللہ تعالٰی عنہم من السلف والخلف من الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم من علماء الامصار، ائمۃ المسلمین علی استحسان تحسین الصوت بالقراٰن واقوالھم وافعالھم مشھورۃ نھایۃ الشھرۃ فنحن مستغنون عن نقل شیئ من افرادھا دلائل ھذا من حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مستفیضۃ عند الخاصۃ والعامۃ کحدیث زینوا القراٰن باصواتکم وحدیث ابوموسی الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال لہ لقد اوتیت مزمارا من مزامیر داؤد رواہ البخاری ومسلم وفی روایۃ المسلم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ

وسلم قال له لو رأیتنی و انا اسمع لقرأتک البارحۃ رواہ مسلم ایضا من روایۃ بریدۃ بن الحصیب ۔۔۔وحدیث ابی امامۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال من لم یتغن بالقراٰن فلیس منا رواہ ابوداؤد باسناد جید قال جمھور العلماء معنی لم یتغن لم یحسن صوتہ الخ۔(اس امام کے متعلق پوچھا گیا جو جہری نمازوں میں اچھی آواز کے ساتھ اہل علم کے ہاں ثابت شدہ قواعد کے مطابق قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے اور ایسا طریقہ اپناتا ہے کہ قرأت کے کسی حکم میں خلل پیدا نہیں ہوتا لیکن اس کے باجود وہ اس خوف کے پیش نظر کتراتا اور اعرض کرتا ہے کہ کہیں اس کی قرأت موسیقی کے نغموں یا گانے کی سروں سے مشابہ نہ ہو، کیا اس کا ایسا پڑھنا جائز ہے؟ اور بصورت جواز کیا یہ مکروہ بھی نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں یہ جائز ہے اور مکروہ بھی نہیں کیونکہ خوبصورت آواز میں قرآن مجید پڑھنا شرعا مطلوب ہے جیسا کہ محقق ابن الھمام نے فتح القدیر میں اس کی تصریح فرمائی۔ بحر الرائق میں خلاصہ سے نقل کیا گیا کہ خوبصورت آواز بنانے میں کوئی حرج نہیں جبکہ بغیر گانے کے ہو۔ اور "التبیان فی آداب حملۃ القرآن" میں ہے: سلف، خلف، صحابہ اور تابعین اور ان کے بعد شہروں میں جتنے علماء کرام اور مسلمانوں کے امام ہوئے ہیں، ان سب کا اچھی اور خوبصورت آواز کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے کے مستحسن ہونے پر اتفاق ہے۔ اور اس سلسلے میں ان کے اقوال وافعال بہت مشہور ہیں، پس ہم ان کے کسی حصہ کو نقل کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ اس کے دلائل حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حدیث سے عام اور خاص سب لوگوں میں مشہور ہیں جیسا کہ حدیث "زینوا القراٰن باصواتکم "یعنی اپنی آوازوں سے قرآن مجید کو زینت بخشو (مراد یہ کہ خوبصورت لہجے کے ساتھ قرآن مجید پڑھو) اور حضرت ابو موسٰی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ والی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ: تجھے حضرت داود علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسی خوش الحانی عطا ہوئی ہے۔ اس کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: کاش تو مجھے دیکھتا جب میں گزشتہ رات تیری قرأت سن رہا تھا۔ نیز امام مسلم نے اس کو حضرت بریدہ بن حصیب سے بھی روایت کیا ہے۔ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: جو کوئی خوش الحانی کے ساتھ قرآن مجید نہ پڑھے وہ ہمارے طریقے پر نہیں۔ امام ابوداؤد نے جید سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے جمہور علماء کرام کہتے ہیں کہ: "لم یتغن "کا مفہوم ہے کہ "لم یحسن صوتہ "یعنی اچھی اور خوبصورت آواز کے ساتھ نہ پڑھا۔(فتاوی خیریہ، کتاب الکراھیۃ والاستحسان، ج4، ص177،176، دار المعرفۃ بیروت)

ہاں معاذاللہ بالقصد راگنی پر قرآن عظیم ٹھیک کرنااس کی درستی کو بے جگہ مد یا حرکت یا غنہ وغیرہا بڑھانا گھٹانا تانیں لینا یہ ضرور حرام اور اس کی تحسین اس پر سبحانہ اللہ وافریں اس سے زیادہ حرام تر و مجمع آثام ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ کی پناہ۔)

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "اقرؤا القراٰن بلحون لعرب واصواتھا ویا کم ولحون اھل الکتابین واھل الفسق فانه سیجیئ بعدی قوم یرجعون بالقراٰن ترجیع الغناء والرھبانیة والنوح لا یجاوز حناجرھم مفتونة قلوبھم وقلوب من یعجبھم شانھم رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیھقی فی الشعب عن حذیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" ترجمہ: قرآن مجید عرب کے لحنوں اور ان کی آوازوں میں پڑھو اور یہود و نصاریٰ اور اہل فسق کے لحنوں سے بچو کہ میرے بعد کچھ لوگ آنے والے ہیں جو قرآن آآ کر کے پڑھیں گے جیسے گانے کی تانیں اور راہبوں اور مرثیہ خوانوں کی اتار چڑھاؤ، قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا، فتنے میں ہوں گے ان کے دل اور جنھیں ان کی یہ حرکت پسند آئے گی ان کے دل، (طبرانی نے الاوسط میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

تیسیر شرح جامع الصغیر میں ہے: "(واھل الفسق) من المسلمین الذین یخرجون القراٰن عن موضوعه بالتمطیط بحیث یزید او ینقص حرفا فانه حرام اجماعا۔" اور فاسق قسم کے مسلمان، جو قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے آواز کو اس طرح کھینچتے اور سنوارتے ہیں کہ اس سے حروف میں کمی بیشی ہوتی ہے تو یہ بالاتفاق حرام ہے۔" (ملتقطا از فتاوی رضویہ، ج23، ص655تا361، رضا فاونڈیشن لاہور)

مزید اسی میں ہے: "جب سامع و مسموع و مُسمِع و مِسمع و مَسمع و سماع و اسماع سب مفاسد سے پاک ہوں تو سننا سنانا سب جائز ہے **اگرچہ بالقصد برعایت قوانین موسیقی ہو، خواہ فارسی یا اردو یا ہندی جو کچھ بھی ہو باستثناء قرآن عظیم۔۔۔** رہا علم موسیقی، اس کے تعلم میں وقت ضائع کرنا صالحین کا کام نہیں بلکہ کم از کم عبث ہے اور ہر عبث میں تضییع وقت ممنوع۔۔۔ **یوہیں بعد تعلم اس کے قوانین کی اپنے الحان میں رعایت اہل شرف وصلاح کے لئے عیب ہے کہ وہ ذلیلوں رذیلوں کا فن ہے** اور بالخصوص فاسقین و فاسقات کے ساتھ مشہور ہے، ایسی تخصیص شرعاً شَے کو ممنوع کر دیتی ہے اگرچہ فی نفسہٖ اس میں کوئی حرج نہ ہو جیسے جوان یا بوڑھے مرد کو ٹوپی انگرکھے یا پاجامے میں چار انگل یا اس

سے کم لچکا گوٹا پٹھا لگانا بلاشبہہ بدوضعی ومعیوب ہے کہ فاسقوں اور فحشوں کی وضع ہے اگرچہ فی نفسہ چار انگل تک کی اجازت ہے۔

اور منع رعایت موسیقی پر سائل کا وہ شبہہ کہ اس تقدیر پر تعلم موسیقی سب پر واجب ہوگا، محض بے اصل وبے معنی ہے آخر اتنا تو مسلم ہے کہ قرآن عظیم میں اس کی رعایت حرام ہے تو بے تعلم موسیقی اگر اس سے بچنا ممکن تھا تو خواہی نخواہی اس کا سیکھنا ہر مسلمان پر فرض عین ہوتا تو یہ وہ فرض ہے کہ صحابہ وتابعین وائمہ وعلماء سب اس سے محروم رہے، بات یہ نہیں بلکہ اس کا عکس ہے۔

ممنوع ومعیوب رعایت ہے اور رعایت فعل اختیاری ہے اور فعل اختیاری کو قصد لازم اور قصد بے علم ناممکن تو رعایت جبھی کرسکے گا کہ جانتا ہو نہ جاننے والا کہ نہ اس سے آگاہ نہ اس کا قصد کرتا ہے اگر اتفاقاً اس کا پڑھنا کسی شعبہ موسیقی سے موافق ہو جائے تو نہ اس پر الزام نہ یہ شرعاً ممنوع حتی کہ خود قرآن عظیم میں کما نص علیہ فی الفتاوی الخیریۃ وغیرہا (جیسا کہ فتاوی خیریہ وغیرہ میں اس کی تصریح کردی گئی ہے۔ت) بلکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: من لم یتغن بالقراٰن فلیس منا جو خوش الحانی سے قرآن نہ پڑھے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔

اور خوش الحانی میں کسی شعبہ سے اتفاقیہ موافقت نادر نہیں بلکہ غالب بلکہ اس فن والوں کے نزدیک لازم ہے الحان میں اگرچہ تان گٹکری نہ ہو مگر تال سم سے خالی نہیں ہوسکتا تو ناواقف اپنی سادگی کے ساتھ قصد مفسدہ سے بچا ہوا نکل جائے گا اور واقف احتیاط کرے گا تو قصداً بگاڑے گا اور بنانا چاہے گا تو رعایت کی طرف جائے گا لہٰذا اور بھی ضرور ہوا کہ اس فن سے ناواقف رہیں۔ (فتاوی رضویہ، ج24، ص127 رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم